

رسول اللہ ﷺ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مؤلف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن

لاہور کینٹ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مواقف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ قادیان پبلشرز

لاہور کینٹ

شرف عنوان

- میں اپنی اس ترتیب کو ان نام جنوب کہتا ہوں جن سے مجھے بڑی عقیدت و محبت ہے۔
- ۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 - ۲۔ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
 - ۳۔ حضرت شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ (بانی جامعہ نظامیہ حیدر آباد)
 - ۴۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مبارکپوری (بانی جامعہ اشرفیہ)
 - ۵۔ حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ
- (اور)

سیدی شہزی مولانا ابوالسعود حضرت سید محمد مختار شرف اشرفی المجدانی مدظلہ
 (سجادہ نشین آیتہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر مدظلہ فیض آباد یو۔ پی۔)
 حکیم اہل سنت مولانا محمد موسیٰ امرت سہری مدظلہ
 بانی و صدر مرکزی مجلس رفقا لاہور

فیاض مند

سید خواجہ معز الدین اشرفی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 وعلیٰ آلک وارضیٰ علیک یا حبیب اللہ
 سلسلہ اشاعت نمبر 56

نام کتاب	-----	رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کا عبرتناک انجام
مؤلف	-----	سید خواجہ معز الدین اشرفی
صفحات	-----	۴۰
طابع	-----	مسلم کتابوں دربار مارکیٹ لاہور
تاریخ اشاعت	-----	۳ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء
شرف اشاعت	-----	مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور کینٹ
زیر سرپرستی	-----	محمد مقصود الحسن مرزا چیمبرلین مصطفیٰ فاؤنڈیشن
قیمت	-----	دعائے خیر بحق معاونین و اراکین
تعداد	-----	گیارہ صد

نوٹ: شائقین مطالعہ - 15 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کے پتے

دفتر جماعت اہلسنت پاکستان

مدرسہ غوثیہ تعلیم القرآن جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور چھاؤنی

مصطفیٰ لائبریری

161/E فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ فون 5824921/03004273421

کون اور کہاں

۱	ابو یوسف	۹	۲۳	عاص بن دائل بھی	۳۱
۲	عقبة بن البرلب	۱۱	۲۴	اسود بن عبد قحوت	۳۲
۳	ام حنبل	۱۲	۲۵	حارث بن قیس	۳۳
۴	ابو جحل	۱۳	۲۶	ابو قیس بن الفاکہ	۳۴
۵	کعب بن اشرف	۱۴	۲۷	اسود بن مطلب	۳۵
۶	ابو رافع	۱۵	۲۸	عقبة بن ابی معیط	۳۶
۷	حزیر بن علیہ السلام کا انتقام	۲۱	۲۹	نضر بن حارث	۳۷
۸	عمرو بن حارث	۲۰	۳۰	عبد اللہ بن تمیمہ	۳۸
۹	ابن حنبل	۲۰	۳۱	عقبة بن ابی وقاص	۳۹
۱۰	حکم بن ابی العاص	۲۲	۳۲	ابی عقیق	۴۰
۱۱	ایک شکر گیسو کا انجام	۲۲	۳۳	ایک جھوٹے کا انجام	۴۱
۱۲	بیل کا عذاب	۲۲	۳۴	ایک مغربی کا انجام	۴۲
۱۳	ایک عیسائی کا انجام	۲۳	۳۵	بے ہوشی کا عذاب	۴۳
۱۴	گت خوں کا نقل و نقل	۲۳	۳۶	ایک منافق کا انجام	۴۴
۱۵	سیان بن ہذیل	۲۴	۳۷	حارث بن ابی حارث	۴۵
۱۶	ابن بن خلف	۲۵	۳۸	ایک شرک کا انجام	۴۶
۱۷	آئینہ بن خلف	۲۶	۳۹	ایک شہور واقعہ	۴۷
۱۸	اسد بنیت مردان	۲۷	۴۰	مخالفین حدیث کا انجام	۴۸
۱۹	ام ولد	۲۸	۴۱	فرمان نبوی کی خلاف ورزی کا عذاب	۴۹
۲۰	ابو حنبل	۲۸	۴۲	دروہہ اسلام میں اعتقاد کا عذاب	۵۰
۲۱	شاہ کسری	۲۹	۴۳	گرہ کی صورت	۵۱
۲۲	ایک مرتد کا انجام	۳۰	۴۴	چلنے پھرنے سے عذاب	۵۲

اظہار حقیقت

الحمد لله رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین والہ وَاٰلہٖ وَاَصْحَابہٖ اجمعین
رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کی روح اور انسانیت کی آبرو ہے۔ پچھلے بارگاہ
میں حضرت آدم علیہ السلام تائید لاکھوں زبانیں کروڑوں قلمیں شب و روز عقیدت و محبت کے پھول
پنچا کر رہے ہیں اور تاقیام قیامت کرتے رہیں گے۔ اس سنت کو صلی اللہ علیہ وسلم انسان
اپنا سرایہ حیات اور نرلیہ نجات سمجھتا ہے۔ نیز آپ کی بارگاہ اقدس میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے
کا انداز بھی ہر ایک کا منفرد ہے۔ کسی نے نعت و نعت کے گلے سے پیش کئے اور کسی نے درود
سلام کے موتی پنچا رکھے۔ تو کسی نے آپ کی پیاری پیاری دل نواز آواہوں کو اپنے قلم کی سہولہ گاہ
بنا کر اپنے قلب و فکر کو آپ کی سیرت طیبہ کے طواف میں مصروف رکھا۔ مجھے گنگا کے قلب میں بھی
ایک غرامش پیدا ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش برادر ہوں میں میرا بھی نام ہو جائے۔ اسی
خواہش کے تحت میں ایک انوکھے انداز فکر سے رسول انس و جان علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کی بارگاہ اقدس میں باریابی کی کوشش کر رہا ہوں اور اس کوشش کا نام ہے۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گت خوں کا عبرت ناک انجام“

یہ میری ذاتی محنت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسلاف کی تصانیف سے نقل کردہ
روایات ہیں جن کو میں کچھ اعتقاد کے ساتھ نقل کیا ہوں۔ میں محرم مولانا افضل علی الدین صاحب
لاشکو رہوں کہ انہوں نے ایک جگہ جو منہ القاری تھے نقل ہے اور یہ میرے
میں سے ہے۔ اس کی نشان دہی فرمائی۔ بالخصوص مجھے و مخلص محمد بنی انصاری اشرفی
و عزیز محمد بنی انصاری کا شکور رہوں ان کی دوستی نے مجھے دولت نام سے مالا مال کیا۔

اور مولانا حافظ عبد القدیر صاحب مولانا عرفان اللہ شاہ نورانی مولانا سید شجاعت علی مرتضیٰ
قادر علی کے متعلق ان کو فراموش نہیں کر سکتا کیونکہ ان حضرات نے اپنا قیمتی وقت دے کر ترتیب
میں رہائی فرمائی۔ دروازہ کا طالب سید خواجہ محمد الدین اشرفی
۳۱ رگت ملا نام ہر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

جواب ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و التسلیم کو اپنی اولاد کو والدین جان مال بلکہ تمام حقوق میں سب سے زیادہ محبوب رکھے اور یہی حکم رب العزت ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد چاکر

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ ذَاتُ اقْتِرَافٍ مِّنْهُمَا وَتِجَارَةٌ تَفْشُونَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ مُتَوَسِّلُونَ فِيهَا وَرَسُولٌ لَّكُمْ فَأَخَذَكُمْ بِذُنُوبِكُمْ لِيَرْفِغَنَّ أَعْنَاقُكُمْ وَفُتِحَتْ لَكُمْ أَبْوَابُكُمْ قَدْ أَفْلَحَ الْوَسِيلُ

سورہ توبہ آیت نمبر ۲۴ (۱۰)

اور حضور علیہ السلام نے بھی اپنی امت پر آپ کی محبت کو لازم قرار دیا چنانچہ

اَرشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ۔

لَنْ يَتُوبَ مِنْكُمْ أَحَدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی اس طرح ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَكَرْبِهِ وَالشَّامِ أَجْمَعِينَ

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

ارشاد مجدد الف ثانی

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت کی علامت و نشانی آپ کے رفیقوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت رکھنا ہے۔ محبت میں کسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ محبت محبوب کا دیوانہ ہونا ہے اسکی مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلہ و دوستی نہیں کر سکتا اور مختلف عیشتیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ جمع ہونے کو محال و ناممکن کہا گیا ہے ایک کے ساتھ محبت و دوسرے کی عداوت کو مستلزم ہے اچھی طرح غور کرنا چاہیے۔

رکعتوں بات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرمدی علیہ الرحمہ

مجموعہ دفتراول جلد ۱ صفحہ ۲۹۲

ارشاد امام اہل سنت

ایمان کے حقیقی اور واقعی معنی کو دو باتیں ضروری ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم، تو اسکی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی تعظیم، کیسی ہی عقیدت ہے، کیسی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہارے بھائی تمہاری اولاد تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے داعی وغیرہ وغیرہ کے باشند جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں تو اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ و دودھ سے کھٹی کی طرح نکال پھینک دو۔ ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ پھر تم اپنے رشتے ملائے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اسکی مولودیت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا خلائی کی بنیاد پر تھا۔ جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہیں اس سے کیا علاقہ رہا۔

تہذیب ایمان آیات قرآن ص ۱۸ امام اہل سنت احمد رضا علیہ الرحمہ

گستاخ رسول کی سزا

حالت نشہ میں :- اگر کوئی شخص حالت نشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گستاخی دیا تو اس کے بارے میں حضرت ابولہب ثانی علیہ الرحمہ نے فتویٰ دیا کہ اس کو قتل کیا جائے گا کیونکہ یہ سنا نشہ کی وجہ سے سابقہ نہیں ہوتا اس لئے کہ نشہ تو اس سے غور اختیار کر گیا۔

زبان کی لغزش :- امام محمد بن ابی زید سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ غستاخی کرنے میں زبان کی لغزش کا غرض نہیں سنا جائے گا اور یہ شخص بھی واجب القتل ہے (نعلین شریف کی توبہ میں)۔ اگر کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف کی بھی توبہ میں کیا تو واجب القتل ہے۔

گستاخ کی توبہ :- اگر کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مراحتہ گستاخی کرنے کے بعد توبہ بھی کرے تب بھی واجب القتل ہے۔ حضرت سیدنا امام مالک کے نزدیک یہ توبہ قابل قبول نہیں۔

سزا کی وجہ :- امام سیدنا قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد بھی گستاخ واجب القتل ہے کیونکہ یہ سنہ الکفر کی وجہ سے نہیں حد شرعی کے تحت ہوگا۔

توبہ نہ کرنے پر :- اگر کوئی مسلمان آپ کی شان اقدس میں گستاخی کے بعد توبہ کے مطالبہ پر توبہ سے انکار کرے تو قتل کرنے کے بعد اس کو غسل دیا جائے گا نہ اس کے جنازہ کی تلاوت بھی جائیگی نہ کفن دیا جائے گا نہ اس کا ستر چھپایا جائے گا بلکہ کافروں کی طرح صرف مٹی میں دفن دیا جائیگا۔

کافر کی توبہ :- اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کیا پھر توبہ کر کے اسلام قبول کرے تو اسلام قبول کرنا اس کے قتل کو ساقط نہیں کرے گا۔ اس کی شان اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنے سے پہلے کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو جس طرح اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان جرموں

کی سزا ساقط نہیں ہوتی کیونکہ حد شرعی ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں جب ہم مسلمان کی توبہ قبول نہیں کرتے تو کافر کی توبہ بدرجہ ادنیٰ قبول نہیں کریں گے۔ (الشفاف بترغیب حقیقہ) اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ازادام اب الفضل سیدنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور دار ترجمہ مولانا محمد حسین باجوہ (پہلے)

گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپاک کردار

ازدہان کا

عجرتناک انجام

ابولہب :- یہ بد بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ اور ابولہب دونوں حقیقی بھائی تھے نیز یہ بنی ہاشم کا رئیس تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ پڑوسی بھی تھا۔ دنیا نے عرب کا زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اپنے قبیلہ کا کوئی بھی فرد غلط کرتا تو اہل قبیلہ ہونے کی وجہ سے تمام قبیلہ والے اس کی حمایت کرتے مگر یہ بد بخت یعنی ابولہب ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کے بجائے ہر روز ایک فی مشورات کا منصوبہ تیار کرتا۔ حضور جب کا شان اقدس میں معروف عبارت ہوتے تو یہ ملعون مردہ جانوروں کی بدبودار ادھم لگی سٹری آنتیں اٹھا کر لاتا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیتا اور گھر کے آگن میں کوڑا کرکٹ ڈالتا۔ اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو ایک مرتبہ بلایا اور ان سے کہا تمہارے نکاح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صاحبزادیاں ہیں انہیں طلاق دے دو نہیں دو گے تو تمہاری میری بول حال، لین دین، آنا جانا ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیگا۔ اور تم لوگ میرا منہ بھی نہیں دیکھ سکیو گے۔ چنانچہ دونوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو چھوڑ دیا۔

ابولہب ملعون کی بد باطنی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، اعلان نبوت کے ساتویں سال کفار نے حضور کے ساتھ اور حضور کے سارے خاندان نبی اکرم

اور بنی مطلب کے ساتھ کل بائیکاٹ کا اعلان کیا تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے وہ افراد بھی جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اور جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ حضورؐ کے اہل قبیلہ ہونے کے باعث قصبہ ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ لیکن یہ بد بخت ہاشمی اور وہ بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود حضورؐ کی اور تمام اہل قبیلہ کی مخالفت اور اس وقت کفار مکہ کا ساتھ دیا۔

اور جب خداوند قدوس نے حضور بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی **واخذوا حذرکم یوم الابطال** (سورہ شعراء)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے، تو اس ارشاد الہی کی تعمیل میں حضورؐ کو وہ صفایہ کھڑے ہو کر مشرکین مکہ کو تحدید کا درس دے دئے اور اللہ کے مذاب سے ڈرائے اس وقت ابولہب انکی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے گستاخی کی کہ اس کی یہ حرکت رب العزت کو بہت ناگوار گذری اور سورہ لب نازل ہوا اس سورہ مبارک کے نازل ہونے کے بعد بُردی کے باعث بدر کی جنگ میں شریک نہ ہوا۔ لیکن بدر کی عبرتناک شکست پر ابھی صرف ایک مہفتہ ہی گذرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک نوہریلا پھوٹا نمودار ہوا جو چند دنوں میں اس کے تمام جسم پر پھیل گیا ہر جگہ سے دبو دار پیپ بہنے لگا اور اس کا گوشت لگا لگا کر جسم سے جدا ہونے لگا۔ اس کے بیٹوں نے جب دیکھا کہ اسی سے ایک متعدی مرض پھیل رہا ہے تو انہوں نے اسکو گھر سے باہر نکال دیا اور تڑپتے تڑپتے اس نے جان دی۔ اب بھی اس کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے لئے کوئی غریزہ اس کے قریب نہ گیا۔ تین دن تک اسکی لاش پڑی رہی جب اس کی لعین اور بد بوسے لوگ تنگ آ گئے اور اس کے بیٹوں کو قصور قرار دے کر ان لوگوں نے چند جھٹھی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے پر مقرر کیا اور ان کے ذریعہ ایک گڑھے میں گھڑیوں سے اچھال کر اسکی لاش کو ٹھکانا

اور اوپر سے مٹی ڈالی۔ اتنے بڑے سردار کا یہ حشر ہوا یہ اللہ رب العزت ہی کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے؟ اولاد اپنے باپ کو اس طرح گھر سے بے گھر کرنے اور لاش کو گھٹنے مٹرنے کیلئے چھوڑ دیئے کا ایسا منظر یہ زمین پر اور آسمان کے نیچے اس سے قبل کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

(سورہ لب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۷ جلد ۱)

عقبتہ بن ابولہب :- یہ ابولہب کا حقیقی بیٹا تھا۔ ابولہب نے جب عقبہ سے کہا صا جزائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق دے دے۔ میں تیری شادی قریش کی خوبصورت ترین لڑکی سے کر دوں گا۔ عقبہ اس لالچ کا شکار ہو گیا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تھوڑا دیر اور گندے الفاظ آپ سے مخاطب ہوا۔ اس گستاخی کی حرکت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے اور اس کے لئے بد دعا کی کہ

”اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے“

ابولہب جب سنا کہ اس کے بیٹے کو حضورؐ نے عذاب الہی کی خبر دی ہے تو سخت پریشان ہوا اور باپ بیٹے کو یقین ہو گیا کہ ایک دن عذاب الہی نازل ہو کر رہے گا۔ چنانچہ اسی خوف کی وجہ سے تجارت میں اس کو لے جانا بند کر دیا گیا۔ کافی وقت گزرنے کے بعد ایک مرتبہ ملک شام کو ایک قافلہ کے ساتھ یہ دونوں بد بخت روانہ ہوئے اور شب بصری کے لئے ایک مقام پر قیام کیا اور عقبہ کی مخالفت کے لئے ابولہب نے ہر قسم کا انتظام کیا مگر رات میں جب تمام اہل قافلہ سو گئے ایک شیر آیا اور ہر ایک کو سونگتا ہوا اس منہوس تک پہنچا اور اسے پھاڑ ڈالا لیکن نہ اس کا ناپاک خون پیا اور نہ اس کا پلید گوشت کھایا۔

(تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۷، سیرت رسولؐ عربی ص ۱۱۷)

ام جہیل :- یہ مورت الہیہ کی بیوی تھی اس کا اصلی نام اردہ تھا اور یہ جہنمی و آنکھ دبا کر دیکھنے والی تھی۔ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ ملعونہ اپنے منحوس شوہر سے کسی طرح پیچھے نہ تھی۔ اس کا مشغلہ یہ تھا کہ دن کے وقت جنگل میں نکل جاتی خاردار کھڑیاں چنتی اور گھٹا بنا کر اٹھالاقی اور رات کے وقت اس راستہ میں ڈالتی جس سے گذر کر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ناز فخر کے لئے اپنے پروردگار کی جناب میں سجدہ و نیز تہنئے کے لئے حرم شریف کی جانب تشریف لے جاتے۔ جب سورہ لب نازل ہوئی تو یہ بد بخت ہاتھوں میں پتھر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلی اور بڑبڑانے لگی کہ آپ جہاں بھی ملیں گے پتھروں سے خبروں کی اور حرم شریف میں داخل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا یا رسول اللہ! ام جہیل آرہی ہے اور یہ ضرور کوئی خباثت کرے گی۔ حضور نے فرمایا "وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ قریب آکر حضور علیہ السلام کو نہ دیکھ سکی اور بڑبڑاتے ہوئے واپس ہو گئی۔ یہ ملعونہ اپنے گلے میں جواہرات کا گراں بہا ہار پہنتی تھی اور لوگوں سے کہتی لالت و تفری کی قسم میں موتیوں کی اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں خرچ کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جیسا آگ میں اس کا گستاخ خاوند جلایا جائے گا اسی آگ میں وہ بھی جھونکی جائے گی" اور اس کی بیوی یعنی ام جہیل کی اکثری ہوئی گردن و جسم آج بڑا قیمتی ہار ہے، ہم مومن کی رسی ڈال کر اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹنے کے جو ستور لہی ہوگی۔ انفرص یہ تو آخرت کا عذاب ہوگا۔ مگر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو بھرتساک موت سے دوچار کیا۔ بعض روایات میں یہ لہو آیا ہے کہ وہ حبس محول

خاردار کھڑیوں کا گھٹا سد پر اٹھاتے ہوئے آرہی تھی وہ گھٹا مینج کی رسی میں بندھا ہوا تھا (مینج ایک قسم کی ٹھاس ہے جس سے رسی بناتے ہیں) ام جہیل تھک کر ایک مقام پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی گھٹا پیچھے سرک گیا اور رسی سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔

(سورہ لب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱)

ابو جہیل عمرو بن ہشام :- یہ مشہور دشمن رسول ہے۔ اس کا محبوب مشغلہ محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے لئے نئے نئے منصوبے تیار کرنا اور ہر حال میں آپ کو تکلیف دینا تھا اس ملعون کی موت اس قدر عبرتناک ہے کہ اس کو کس لشکر کو نے ہلاک کیا اور اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں میں شریک تھا اور میرے دائیں بائیں دو لشکر کے کھڑے تھے ایک نے رازدارانہ انداز میں مجھ سے دریافت کیا چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہانتے ہیں؟ میں نے ان سے کہا کیوں یقیناً تم کو ابو جہل سے کیا کام ہے۔ لشکر کو نے جواب دیا ارہم!

قسم کھاتی ہے مر جائیگے یا اریگے ناری کو

سنائے لگائیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا جذبہ دیکھ کر میں حیرت کرنے لگا اور ابو جہل کی نشاندہی کر دی۔ یہ دونوں لشکروں نے نہایت تیزی سے اپنے قدم اس ملعون کی جانب بڑھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کام تمھارا کر دئے جنگ کے ختم ہونے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر جب ابو جہل ملعون کی لاش دیکھنے پہنچے تو لاش کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ۔

" ابو جہل اس زمانہ کا فرعون ہے "

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ملعون کا سر کاٹ کر تاجدار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں ڈال دیا۔

بخاری شریف، دلائل النبوة جلد ۱ ص ۱۴۱ اغویہ ص ۱۴۱

کعب بن اشرف :- یہ ایک دولت مند یہودی تھا۔ یہودی علماء
اور یہود کے مذہبی پیشواؤں کو اپنے خزانے سے تنخواہ دیتا تھا۔ دولت کے ساتھ
شاعری میں بھی بہت کمال رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے نہ صرف یہودی بلکہ تمام قبائل
عرب پر اس کا ایک خاص اثر تھا۔ یہ ملعون کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نکتہ مداوت تھی۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح اور سرداران قریش کے قتل ہو
جانے سے اسکو انتہائی رنج و مدہ ہوا۔ چنانچہ یہ کفار ان قریش کی تعزیت کیلئے
کو کمر بستہ کیا اور کفار ان قریش کا جو بدر میں ہلاک ہوئے تھے ایسا پُرزد و دروغ لکھا کہ
سامعین میں صعب القوم پر یا ہوئی اس مرثیہ کو سننا کہ خود بھی ناز زار رہتا تھا
اور سامعین کو بھی رلاتا تھا۔ کہ میں دیکھ کر سرداران قریش سے ملا اللہ مسلمانوں کے خلاف
انہیں جنگ پر اکسایا اور یہ ملعون غلاف کچھ کہہ کر کفار ان قریش سے حلف لیا کہ مسلمانوں
سے جنگ بدر کا بدلہ لیا جائے پھر کہ سے مدینہ طیبہ لوٹ کر آیا اور حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان اقدس میں ہجو لکھ کر طرح طرح کی گستاخیاں ادا کیں اور بیان کرنے
لگا۔ اسی پر یس نہیں کیا بلکہ آپ کو چپکے سے شہید کرنے کا قصد کیا۔ جب اس کی
شہادتیں حد سے بڑھنے لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بہا العزت
کی بارگاہ میں دعا کی کہ " ابن اشرف کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ جس طرح تو چاہے "
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ

کو حکم دیا کہ کچھ لوگوں کو اس کے قتل کرنے کے لئے بھیجو۔ ایک روایت میں ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " کون ہے تم میں سے جو ابن اشرف کو ہلاک کرے
کیونکہ اس کی مداوت ہم پر خوب ظاہر ہو چکی ہے اور وہ بیماری اور مسلمانوں کی
برائیاں کرتا ہے اور وہ مشرکوں کو ابھارتا اور جنگ پر بھڑکاتا ہے۔ اور
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

الَّذِي تَرَىٰ إِلَى اللَّهِ فِينَا أُوْتُوا أَنْصِبًا فِينَا الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ وَالطَّاعُونَ وَيَقُولُونَ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ لَا يَخُفُّونَ
أَلَمْ نَقُلْ لِّلَّذِينَ آمَنُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لِيُكَفِّرَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ لِيُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ
وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَعَلَّمْنَاهُ لَلِغَيْبِ لَئِنْ لَّمْ يَنْصُرْنَا وَهَارَ (سورہ ناز)

ترجمہ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو توریت کا کچھ حصہ ملا وہ
نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے کہتے ہیں جنہوں نے کفر
کیا کہ یہ لوگ ایمان داروں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ
لعنت بھیجتا ہے اور جس پر اللہ کی لعنت ہو تو اس کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد
بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے قتل کی
بابت مشورہ کیا چنانچہ مزید چار صحابہؓ کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوئے جس میں
حضرت ابو نائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کعب بن اشرف کے رضائی بھائی تھے
اور ان کے علاوہ دیگر تین صحابہ کے نام یہ ہیں۔ عباد بن کثیر، حارث بن اوس
اور ابو عیسیٰ بن جیسر رضی اللہ عنہم ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے تیار ہے، کیونکہ اس نے خدا اور اس کے رسول کو ایذا میں پہنچائی ہے تو اس وقت حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے چاک کر دوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور حضرت محمد بن سلمہ نے عرض کیا اگر اس کے قتل میں حیلہ جوئی کی جائے اور اسے قریب دیا جائے اور ایسی باتیں اس سے کی جائیں جو بظاہر آپ کی شکایت معلوم ہو جس نے فرمایا جو چاہو کہو اور اسے جس طرح چاہو قتل کر دو۔ اس اجازت کے بعد حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس روانہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کے خلاف اس کے سامنے چند باتیں کہنے اور اس کو اعتقاد میں لانے اور آہستہ آہستہ اس سے دوستی بڑھانے اور ایک مرتبہ رات کے وقت اس کے مکان پر آئے اور اس کو آواز دیئے یہ اپنے مکان کے اوپری منزل میں رہتا تھا اور اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، کعب بن اشرف جب ان صحابہ کرام کی آواز سنا تو فوراً اپنے آنے لگا اس کی بیوی نے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو اس نے جواب دیا میرا رضاعی بھائی آیا ہے۔ کعب کی بیوی نے کہا اس مرد کی آواز سے خون چپک رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے اس نے کہا میں شرابی آواز کو پہچانتی ہوں اور اس کو گھر سے باہر نکلنے سے بہت روکا مگر یہ بیوی کی ایک نہ سنی اور گھر سے باہر آیا۔ صحابہ کرام نے منصوبہ بنایا تھا کہ اس کو کسی طرح ہم میں سے ایک باتوں میں معروض کر دے اور دوسرا اس کی گردن توڑ دے۔ جب یہ طعون باہر آیا تو منصوبہ کے مطابق حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تمہارے سر سے جو خوشبو آرہی ہے ایسی خوشبو میں نے آج تک نہیں سونگھی۔ کعب نے جواب دیا میں نے غریب کی اس عورت سے نکاح کیا ہے جو خوشبو کو بہت پسند کرتی ہے

اور وہ تمام عورتوں میں بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کے بعد حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے سر کی خوشبو کو سونگھوں؟ اس نے کہا ضرور سونگھو انہوں نے اس کے بالوں کو پکڑ کر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر چھوڑ دیا۔ دوسری مرتبہ پھر سونگھا اور بالوں کو مقبوضی سے پکڑ لیا اور کہا اس دشمن خدا کی گردن آزاد کرو۔ اور خدا آدیکر صحابہ کرام نے اس ملعون کے ناپاک سر کو ناپاک جسم سے جدا کر دیا اور دینہ طیبہ پہنچ کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں اس ملعون کا سر ڈال دیا۔ یہ پہلا گستاخ ہے جو گستاخی کی سنایا یا۔ حضور علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اس مہم میں صحابہ کرام کی آپس میں ایک دوسرے کی تمناوار چلنے سے حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر لعاب دہن شریف لگائے اور زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔ و مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۸۷

البوراق :- اور رافع کا اصل نام عبد اللہ تھا اور یہ ابی الحقیق کہلاتا تھا۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ تاجر تھا۔ یہ شخص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں مشغول رہتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکوں کو جنگی سامان کی امانت کرتا تھا۔ جب کعب بن اشرف کا قتل قبیلہ اوس کے جانباز صحابہ کرام نے انجام دیا تو قبیلہ خزرج کے حاشاڑوں میں بھی دلولہ پیدا ہوا کہ ہم بھی کعب بن اشرف کی طرح کسی دشمن دین کا قتل کر کے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محب ہونے کا ثبوت دیں گے چنانچہ اہل خزرج بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس دشمن رسول کے قتل کرنے کی اجازت طلب کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی اور اہل خزرج اپنی ایک جاعت اس کام

کے لئے مقرر کردی اور اس جماعت کے امیر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
معتبر ہوئے۔

ابو رافع حجاز کے ایک قلعہ میں رہتا تھا حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
قلعہ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اس جگہ قیام کرو میں
قلعہ کے دربان سے نسل جوں کے کہیں ضرورت پڑنے پر اپنے ساتھ
لے جاؤں گا۔ اور آپ ایک دیہاتی کا روپ بنا کر قلعہ کے قریب اس طرح
بیٹھ گئے جیسے قضاے حاجت کے لئے بیٹھتے ہیں۔ آپ نے ایسا روپ
ڈھالی لیا تھا جیسے اس قلعہ کے باشندے ہیں۔ یہ وقت قلعہ کے دروازے
بند ہونے کا تھا۔ جب دربان کی نظر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
پر پڑی تو اس نے آواز دی اور مندرجہ خدا اگر تو آنا چاہتا ہے تو جلدی آ
کیونکہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں میں فوراً موقع سے فائدہ اٹھا کر قلعہ میں
داخل ہو گیا اور ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گیا جہاں گدھے بندھے ہوئے تھے
رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد قلعہ میں سسنان اور ہمو کا عالم طاری ہو گیا
اور میں نے دربان کو دیکھا کہ دروازہ کی چابی ملاچہ میں رکھ کر سونے کیلئے
چلا گیا ہے میں اٹھا اور چابی لے کر قلعہ کا بیرونی دروازہ کھول دیا میں نے ایسا
اسلئے کیا کہ اگر بالفرض قلعہ والوں کو میری موجودگی کی خبر ہو جائے اور میرا پچھا
کر لیں تو میں آسانی سے قلعہ کے باہر جا سکوں اس کے بعد میں نے بالاخانہ کی
جانب ابو رافع کی جستجو میں چلا اور مختلف دروازوں سے گزرتا گیا۔ اور ہر
دروازے سے جس سے میرا گذر ہوا اس کو میں اندر سے بند کرتا گیا تاکہ اگر کسی کو
میری آہٹ محسوس ہو جائے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ میں اس
کمرہ تک پہنچ گیا جہاں ابو رافع سا کمرہ واقع تھا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ چند

لوگوں کے درمیان موجود ہے اور قلعہ خواں اسے قلعہ سارا ہے۔ (نہجاری شریف)
کی حدیث میں ہے کہ وہ افسانہ سننے کا عادی تھا اور ہر رات افسانہ سن کر سوتا
تھا، میں کچھ دیر انتظار کیا جب وہ اس مشغلہ سے فارغ ہو کر سونے کیلئے
چلا گیا میں بھی اس کے کمرے تک پہنچا اور یہ کمرے میں اندھیرا کمرہ کے اپنے اہل
و عیال کے درمیان جب سو گیا میں کمرے میں داخل ہوا میرے لئے یہ جانشا
دستوار تھا کہ وہ کمرے کے کس گوشہ میں سو رہا ہے؟ اس وقت اندھیرے میں میں
نے آواز دی ابو رافع! ابو رافع! وہ میری آواز پر جاگ اٹھا اور کہنے لگا کون ہے؟
پھر میں نے اس کی آواز کی طرف تدار چلائی میرا یہ وار خانی گیا۔ ابو رافع چنچنے لگا
اور میں خیر اکمرہ سے باہر آ گیا کچھ دیر بعد میں اس کے کمرہ میں آواز بدل کر
داخل ہوا گو یا میں اس کی مدد کرنے آ گیا ہوں۔ میں نے کہا ابو رافع یہ تم کیوں چنچ
رہے ہو؟ اس نے کہا تیری ماں پر اندس ہو کوئی شخص گھر میں ہے اور مجھے قتل کرنے
کے لئے اس نے حملہ بھی کیا ہے، اس مرتبہ میں بغور اسکی آواز کی جانب توجہ دینی اور
اپنی توار کی نوک آہستہ سے قریب جا کر اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اتنا زور
دیا کہ اس کے پشت سے باہر ہو گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ہلاک ہو گیا اس کمرہ
سے ہوتے ہوئے باہر آیا۔ جلدی سے اپنا قدم بڑھایا۔ چاندنی رات تھی میں خیال
کیا کہ زمین سے مگر میں بند میں سے نیچے گر پڑا اور میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ ایک روایت
میں ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹوٹی ٹانگ میں اپنی دستار باندھی اور
ایک پاؤں سے کودتا ہوا اپنے ساتھیوں سے جا کر مل گیا اس وقت تک وہاں مقام
کئے جب تک ہم قلعہ کے باہر سے رونے پینے اور تالہ دیشیوں کرنے کی آوازیں نہ سن لیں
ہم نے سنا لوگ کہہ رہے تھے کہ ابو رافع مار گیا۔ پھر میرے ساتھی مجھے اٹھا کر
مرنے مندر میں حضور کی خدمت میں لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام واقعہ سناتے

قرآن کے بعد بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے عبد اللہ مبارک ہو! اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت میری ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پیرا وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئی اور میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(مدارج النبوة جلد ۲ ص ۱۹۱)

عمر بن حجاج: عرو بن حجاج قبیلہ بنو نضیر سے تعلق رکھتا تھا اور یہ نہایت شہرہ النفس تھا۔ اس نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان کے نیچے بلا کر اوپر سے کوئی وزنی چیز گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منصوبہ کا علم ہو گیا اور اس بد بخت کی یہ سازش ناکام ہو گئی۔ تاہم آپ نے عمر بن حجاج کی اس ناپاک حرکت کو بہت محسوس فرمایا۔ یہ عین ملعون شخص حضرت یامین بن عمر رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت یامین رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد ایک دن محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یامین رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

یا یامین تم نے اپنے بھائی کی حرکت دیکھی اور وہ مجھے دھوکے سے ہلاک کر رہا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جبریل امین (علیہ السلام) کے ذریعہ مجھے اس کے غم سے آگاہ کر دیا۔

حضرت یامین رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد میں کہ جوش غضب سے بے قرار ہو گئے اسی وقت اٹھے اور عمر بن حجاج کی ٹانگ میں رہتے لگے ایک دن موقع مل گیا اور چھپٹ کر اس ملعون کا کام تمام کر دیا۔

(سرور کائنات کے چچا میں صلی اللہ علیہ وسلم سے از مولانا طالب اشتمی مدظلہ)

ابن حطل: ابن حطل کا نام عبد العزیٰ تھا۔ عام الفتح سے قبل مدینہ طیبہ آیا مسلمان ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام تبدیل کر کے عبد اللہ رکھے۔ بعض روایتوں

میں آیا ہے کہ یہ وحی کی کتابت بھی کرتا تھا۔ اس کو ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اس کے قبیلہ میں بھیجے تو یہ بد بخت وہاں جا کر مرتد ہو گیا اور ہدقہ کے جانوروں کو لیکر مکہ مکرمہ بھاگ گیا اور اہل قریش سے کہنے لگا کہ کوئی دین تمہارے آجائی دین سے بہتر نہیں ہے۔ اور اس کے بعد شب دروز اسلام کے غلاف مصروف رہا۔ فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ میں پناہ لیا اور غلاف کعبہ سے لپٹ گیا۔ ایک صحابی نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ابن حطل خانہ کعبہ میں پناہ لیا ہے اور غلاف سے لپٹ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی فتح مکہ کے دن اپنی جان کے بیشمار دشمنوں کو معاف کر دئے مگر اس زلیل شخص کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو۔ حسب الحکم اس ظالم کو خانہ کعبہ میں قتل کر دیا گیا۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۹۲۲)

حضرت جبریل علیہ السلام کا انتقام: اسود بن مطلب، عاص بن راعی، ولید بن مغیرہ اور ابن الطلاطلہ یہ چار

بد بخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے جب ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو ایک دن حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیلوں میں آکر کھڑے ہو گئے اور اس وقت یہ تمام بد بخت طواف کعبہ میں مصروف تھے۔ سب سے پہلے ولید بن مغیرہ حضرت جبریل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ولید بن مغیرہ کے ایک پر لے کر زخم پر نظر غضب ڈالی (حالانکہ یہ زخم کسی وقت تیرے سہرا تھا اور اب بالکل مندمل ہو گیا تھا) تو یہ زخم فوراً تازہ ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ یہ ملعون اس درد کی تاب نہ لاسکا وہیں ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد عاص بن راعی کے بھی ایک قدیم زخم پر حضرت جبریل امین نے نگاہ غضب ڈالی تو وہ بھی تازہ ہو گیا اور یہ منحوس بھی وہیں ہلاک ہو گیا۔ پھر

اسود بن مطلب کے چہرہ پر آپ نے ایک سنہریہ رکھ کر دبا لے جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ بعد ازاں ابن المطلب کے پاس گئے اور اس کے سر کی طرف ٹکا غضب فرمائی تو اس بد بخت کے دماغ سے بھیابہنے لگا۔ حق تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی۔ "انا کفینا لک املستھزین" یعنی ہم نے آپ سے تسخیر کرنے والوں کا کام تمام کر دیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸)

حکم بن ابوالعاص :- یہ بد بخت حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے حد درجہ بغض رکھتا تھا۔ جب حضور گھر سے باہر کہیں تشریف لے جاتے یہ آپ کے پیچھے پیچھے جاتا اور عجیب و غریب اپنی صورت بنا کر نور نبوت کے خلاف نازیبا حرکات کرتا ایک مرتبہ آپ نے اسکو اس حرکت میں مشغول پایا اور فرمایا تو ایسا ہی ہو جا! یہ ملعون اسی جگہ قہم گیا اور اس کے جسم پر عرش طاری ہو گیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸)

ایک متکبر کا انجام :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص بایں ہاتھ سے کھانا کھانے آپ نے ارشاد فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے غرور سے کہا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ چونکہ اس نے یہ الفاظ غرور اور جھوٹ سے کہے تھے۔ اسلئے آپ نے فرمایا خدا کرے تو ایسا مجھ کو چنانچہ اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک لیجانے سے محروم ہو گیا۔ (مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۸۱ باب آداب الطعام وغیرہ)

بجلی کا عذاب :- قبیہ بن عامر نے نعمتی حریت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اس قبیلہ نے دونوں جوانوں کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے روانہ کیا گیا ان نوجوانوں نے منصوبہ اس طرح بنایا کہ

ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گفتگو میں معرکت رکھے اور دوسرا اپنا کام کر دے۔ منصوبہ کے تحت یہ جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے ایک نے گفتگو شروع کی ان میں سے ایک کا نام عامر اور دوسرے کا نام اربد تھا۔ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنا فرمائی۔ اے اللہ ان کے مشیت سے غنڈہ رکھ۔ حضور کی دعا کے بعد ان کی محبت نہیں ہوئی اور نہ کام واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کو طاعون سے ہلاک کیا اور اربد پر کھل گری یہ دونوں ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوت ص ۱۸)

ایک عیسائی کا انجام :- علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ دینہ طیبہ میں ایک عیسائی رہتا تھا جب موزن اپنی ازاں میں اشہد ان محمداً رسول اللہ کے دل نوازا الفاظ کہتا تو یہ ملعون جواب میں کہتا جھوٹا جلا یا جائے۔

چنانچہ ایک رات وہ سو رہا تھا کہ اچانک اس کے گھر میں آگ لگ گئی جس میں وہ اور اس کا سارا کنبہ خاک ہو گیا۔ اس ملعون کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جہنم کا کون ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد ۱ ص ۱۸۱ سورہ مائدہ)

گستاخوں کی عقل ماؤف ہو گئی :- ہجرت کے نویں سال حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنی کلاب کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور اس کے ساتھ ایک مکتوب گرامی بھی دعوت اسلام کے لئے اس قبیلہ کے نام ارسال فرمایا۔ ان بد بختوں نے مکتوب شریف کی عبارت کو رد و محو والا اور جس چمڑے پر یہ مکتوب شریف تھا اسکو ایک چمڑے کے ڈول کے ساتھ سی دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا

”ما لهم اذ هب الله حقولهم“ اس کے بعد اس قبیلہ کی عقل مانوت ہو گئی اور اس قدر غلطی طالعکام ہو گئی کہ ان کے باتوں کے مفہوم کی بھی ایک دوسرے کو سمجھ نہ رہی۔ (شواہد النبوة ص ۱۲)

ابن ہذلی مقام نخلہ میں رہتا تھا۔ اور حضور
سعیان بن ہذلی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت مجسمانہ

سازشوں میں معروف رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ ابن ہذلی مجھ سے جنگ کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہا ہے وہ مقام نخلہ یا عرفہ میں ملے گا تم اس کو ہلاک کر دو۔ حضرت عبداللہ بن انیس فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کی پہچان بتائیے تاکہ شناخت ہو جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ تم کو دیکھے گا تو لرزے کا نینے لگے گا۔ میں اس ہم پر روانہ ہوا۔ اور جب میں نے اس کو اور اس نے مجھ کو دیکھا تو وہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لرزے کا نینے لگا۔ میں کچھ دور اسکے ساتھ چلا اور جب اندازہ ہو گیا کہ میں اس پر آسانی سے قابو پا لوں گا تو میں نے تلوار سے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو ہلاک کر دیا ہے اس پر حضور نے فرمایا ”خدا تمہیں سزا فرما کرے تم نے ٹھیک کام کیا“ اور اس کے بعد آپ نے ایک شخص حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ اس کو اپنے پاس رکھ دیتا ہمت کے دن میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس معاد کو اپنی تلوار کے ساتھ ملا کر رکھے اور جب آپ کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق

اس کو آپ کے کفن میں رکھا گیا۔

وخصائص الکبریٰ حصہ اول ص ۲۲۱ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

میدان احد میں لشکر اسلام کو پہلے پہل شکست
ابن بن خلف مہربانی تو مشہور دشمن اسلام ابی بن خلف گھوڑے

پر سوار تھا۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

”اے محمد! اگر تم آج مجھ سے بچ گئے تو اللہ تعالیٰ مجھے زندہ نہ رکھے۔“

علامہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ کہتے ہیں مجھ سے صراح بن ابراہیم بن عبدالحسن بن عوف نے بیان کیا۔ ابی بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملا تھا آپ سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

”اے محمد! میں آپ سے ایک گھوڑے جس کو میں روزانہ خوب کھلاتا ہوں تاکہ اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کر دوں گا۔“

اس پر رسالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”انشاء اللہ میں ہی تمہیں قتل کر دوں گا۔“

چنانچہ میدان احد میں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عاتر بن صہمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ابی بن خلف نے آپ پر حملہ کیا فوراً حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال بن گئے اور شہید ہو گئے۔ حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک نیزہ ملے کہ آپ ابی بن خلف کی زہرہ کے نیچے چھوڑ دیے اور اس کی گردن پر چھوٹی سی خراش آئی اور خون رگوں میں جم گیا۔ زخمی ہو کر یہ لعین اپنی گھوڑے کو اسیری لگا کر اپنی قوم کی طرف بھاگا اور سیلوں کی طرح چلانے لگا۔ اس کو دیکھ کر ابو سعید بن ابی ہریرہ نے کہا: تو ہلاک ہو یہ چیخ و پکار کس لئے کہہ رہا

حالانکہ تجھے صرف ایک معمولی سی خراش آئی ہے یہ کوئی گہرا زخم نہیں ہے۔
ابن ابی ہریرہؓ: تجھے معلوم نہیں یہ کس کی ہمارے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فیروزہ سے زخمی ہوا ہوں اور آپ نے کہ میں ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا۔
"عشر یوم تو میرے ہاتھ سے ہلاک ہو گا۔"

اب تجھے معلوم ہوا کہ میں ان کے اس مار کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔ خدا کی قسم
میرا درد اگر سارے جہاز کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔
مجھے اس قدر تکلیف ہے۔ چنانچہ اس حالت میں چیتے چلتے دراصل جہنم ہوا۔
(شواہد النبوة ص ۱۳۳ سیرت ابن ہشام)

یہ مشہور دشمن اسلام ہے جو اسلام کے ابتدائی
امیہ بن خلف درمیان اعلان حق کرنے والوں کو اذیتیں دیتا
چنانچہ جب حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسلام قبول فرماتے تو اس نے حضرت
بلالؓ کو اسلام سے منحرف ہو جانے کا حکم دیا اور آپ کے انکار پر غیظ و غضب
سے دیوانہ ہو کر کہنے لگا۔

اچھا میں تم کو تمہاری بے دینی کا مزہ چکھائوں گا اور دیکھوں گا کہ محمد
اور محمد کا خدا تمہیں کیسے نجات دلاتا ہے۔

یہ کہہ کر اس ظالم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر چوبیس قسم کا ایک لامتناہی
سلسلہ شردنگ کر دیا جبکہ بدرمیں جب یہ رسالت آپ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کے خلافت لڑنے آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نظر اس ظالم پر پڑی اور آپ نے
اس کا بھیا کیا۔ یہ بد بخت حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف سے چٹ گیا۔ اور
جان بچانے کی التجا کی۔ آپ کو رحم آگیا مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور چند انصاری
صحابہ امیہ بن خلف پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

امیہ سے ارشاد فرمایا تو زمین پر لیٹ جا اور وہ لیٹ گیا اور اس کو بچانے کے لئے حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کو چھپانے لگے لیکن حضرت
بلال اور دیگر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کے پیروں کے اندر سے ہاتھ ڈال کر اس ملعون کو ہلاک کئے۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۵۸ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۸)

اساو بنت مروان بن امیہ بن زید کی اولاد میں

اساو بنت مروان سے تھی اس کے خب دروند محبوب رسول عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں عیب جوئی کرنے میں گذرتے تھے۔ اور
آپ کی ہجو میں اشعار کہتی تھی اس کے گستاخانہ اشعار حضرت عمر بن عبد
الخطاب رضی اللہ عنہ نے سماعت فرمایا تو آپ کی حمیت اسلامی نے آپ کو بغیر ارادہ یا
ادب آپ نے عہد کر لیا کہ وہ اسکو مشکل ناپاک حرکت کی سزا دیں گے۔ ایک رات
آپ اس وقت اس کے مکان میں پہنچے جب تمام اہل خانہ سو رہے تھے۔ اسہار
بنت مروان اپنے شیرخوار لڑکے کو دودھ پلا رہی تھی حضرت عمر بن عبدی رضی اللہ
تبارک و تعالیٰ تھے اسے ہاتھ سے ٹٹولی کہ اس کے بچہ کو اس سے علیحدہ کیا اور توار کی
دھار اسکے پہلو پر رکھ کر دبا دیئے حتیٰ کہ وہ جسم چیرتی ہوئی دوسری جانب نکل
گئی۔ صبح صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جلیک
ایک دوسرے کے ملاقات ہوئی امیہ نماز فجر کا وقت تھا تو حضورؐ نے فرمایا۔
"عمر کیا تم نے بنت مروان کو قتل کر دیا ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر ارشاد
فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جس نے اللہ و رسول کے غایبانہ مدد

و نصرت کی ہے تو غیر بن عدویٰ کو دیکھ لو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے فرمایا رسول اللہ اس نابینا نے ؟
 حضور علیہ السلام نے فرمایا انہیں نابینا مت کہو یہ آنکھ والے ہیں۔

(شواہد النبوة ص ۱۳۲)

یہ کچھ صحابی کی بیوی تھی۔ اس کا نام ام ولد تھا رسول اللہ
 ام ولد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا کرتی اس معینہ کو مسند پر
 بار سختی سے اس صحابی رسول نے منہ کیا لیکن وہ اس حرکت بد سے باز
 نہیں آئی۔ اس کے ساتھ ان کی محبت کا اندازہ ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

طی منھا ابنان قبل اللولیتین اس سے میرے دو بچے موتی کی طرح تھے
 و کانت بی رفیقۃ اور وہ مسودی بیوم تھی۔

لیکن ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکواس
 کر رہی تھی اور اس کی بکواس وہ باہر سے آتے ہوئے سن گئے دفعتاً تمام
 تعلقات اور محبت کو بھول گئے اور کھپڑی سے اسکا پیٹ چاک کر دیا۔
 (اسوہ صحابہ رسول حصہ اول ص ۱۳۱)

یہ یہودی عالم تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان
 ابو عامر نبوت سے قبل یہودی علماء سے منہی آخر الزماں

صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف متا کر تا تھا اور اسے ظلم تھا کہ نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہوگی۔

ابو عامر یہاں نبوت اختیار کر لیا اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو
 میں سرگرداں رہا اور لوگوں سے کہتا میں طہت ابراہیمی پریموں اور نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کو منتظر ہوں۔ ایک دن اعلان نبوت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کیا

کیا آپ نبی آخر الزماں ہیں ؟ اور اسکی کیا نشانی آپ کے پاس ہے ؟
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں طہت ابراہیمی پر سپید امواج ہوں۔
 ابو عامر کہنے لگا طہت ابراہیمی کو دو سرہوں سے ملا لائے ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس دین کو روشن تر بنا لایا ہوں
 اور میری آمد سے قبل تم اور تمہارے مہماد میرے بارے میں کیا کہا کرتے تھے۔

ابو عامر نے کہا مگر تم وہ کہتے ہو

آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو۔

ابو عامر نے کہا جھوٹے کو خدا تنہا سا فرما کر گھر سے نکال دیا ہے۔ اس
 طعن کا اشارہ ہجرت کی جانب تھا

حضور نے ارشاد فرمایا "ہاں" جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا چنانچہ
 ابو عامر طعن چند دنوں بعد مکہ گیا اور مشرکین مکہ کا تابع ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد
 طائف بھاگ گیا۔ جب اہل طائف حلقہ گنجشیں اسلام ہوئے تو وہ شام چلا
 گیا اور محرم دی و تنہائی مسافری کی زندگی گزارتے ہوئے ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوة ص ۱۳۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہنشاہ کسری کے نام
 شاہ کسری دعوت اسلام کا پیغام حضرت عبداللہ بن حذافہ کے

ہاتھ سے روانہ فرمایا۔ اس مکتوب گرامی کو کسری نے شکر سے منکر کر دیا۔ جب
 حضور علیہ السلام کو اس حرکت کا علم ہوا تو فرمائے۔

اس سے میرا مکتوب پارہ پارہ کیا خدا نے اس کے کلب و سلطنت کو بھی
 ایسا ہی کر دیا۔

اس واقعہ کے قہوڑی دیر بعد کسریٰ پر خوف طاری ہو گیا۔ جب حضرت عبداللہ بن مذاقہ واپس ہوئے تو اس نے اپنے دربار کے تمام محافظوں سے کہا کہ آئندہ میرے پاس کوئی عرب نہ آئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خلوت گاہ میں آیا جہاں کسی غیر کا گزر نہ ہوتا تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک عرب آدمی کھڑا ہے اور ہاتھ میں لاش لے کر بیٹھ رہا ہے۔

"ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔"

کسریٰ نے کہا تم جاؤ میں سوچ کر بتاؤں گا یہ عرب اچانک غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہونے کے بعد کسریٰ نے دربار کے محافظوں کو بلایا اور ان کی غفلت اور سستی پر انہیں سختی سے ڈانٹا اور بعض کو اس غلطی کی پاداش میں قید کر دیا اور کہا میں نے تم سے اس قدر تاکید کی تھی مگر تم غفلت کئے اور ایک عرب میرے کمرہ خاص میں داخل ہو گیا۔

محافظوں نے قسم کھائی کہ اگر ہم کسی کو جلی اندر آئے نہیں دے۔

دوسری مرتبہ بھی یہی عرب ہاتھ میں لاش لے کر کمرہ میں برآمد ہوا اور لاش اس کے سر پر مار کر کہا، تم ایمان لاتے تو یہ ڈنڈا تمہارے سر پر مسلط رہیگا اور یہ لاشیں اس کے سر پر بکھٹے گی۔ تیسرے دن بھی یہ عرب اچانک کمرہ خاص میں حاضر ہوا اور کہا جب تک تم ایمان نہیں لاتے تمہارے ساتھ یہ عمل جاری رہیگا خواہ یہ لاشیں ڈھک جائیں اور اس کے سر پر لاشیں ماری اور یہ لاشیں ڈھک گئی۔ اس رات کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کا پیٹ چاک کر دیا۔

شراہ النبوة ص ۱۵۷

ایک مرتد کا انجام :- ایک نفرانی مسلمان ہرگز دربار نبوت میں رہنے لگا

مورہ بقر اور آل عمران پر نہ چکا تھا خوش خطا کتاب تھا اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی لکھنے کی خدمت اس کے سپرد فرمائی مگر یہ بد نصیب پھر کافر ہو گیا۔ اور کفار سے جا ملا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبریاں کیا کرتا تھا۔ ایک دن قہر الہی نے اس گستاخ کو اپنی گرفت میں لیا اور وہ مر گیا۔

نفرانیوں نے اس کو دفن کیا۔ مگر زمین نے اس کی ناپاک لاش کو قبول نہیں کیا اور یہ لاش زمین سے باہر ہو گئی۔ نفرانیوں نے گہری سے گہری قبر کھود کر تین مرتبہ اس ملعون کو زمین میں دبایا۔ مگر ہر بار زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا۔ چنانچہ نفرانیوں کو یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا لاش نہیں ہے۔ اور اس بد بخت کی لاش زمین پر ستر چھنے لگنے کے لئے چھوڑ دیا۔

سیرت المصطفیٰ ص ۱۵۷ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۵۷ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

عاص بن داؤد بھی یعنی حضرت سیدنا عمر دین عاص رضی اللہ عنہ کا باپ تھا۔ یہ بھی ان بد بختوں میں تھا جو آپ کی ذات باہر کلام کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کیا کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صاحبزادے دنیا میں تشریف لائے کم عمری میں وفات پا گئے تو عاص بن داؤد نے کہا۔ محمد تو ابتر ہیں ان کا کوئی رشتہ کارندہ ہی نہیں رہتا۔ اس کو اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ آپ کا دشمن ہی ابتر ہے۔

یعنی اسے حبیب آپ کے نام لیا تو لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ ہجرت کے ایک ماہ بعد کسی جانور نے عاص کے پیر کو کاٹا جس سے اس کا پیر اس قدر چھوڑا کہ اوتھ کی گھنٹن کے برابر ہو گیا اس مرض ہی میں عاص ہلاک ہو گیا۔

سیرت المصطفیٰ جلد ۱ ص ۱۵۷ (از مولوی محمد ادریس صاحب)

کے متذکرہ جاکر نہ تھوڑے آئے اس وقت تک تجھ سے بات کرنا اور قری صورت
دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ یہ بد نصیب اٹھا چہرہ الود پر تھوڑا۔ یہ ملعون
جنگ بدر میں میرزا اور تمام حضرات میں اسکی صحابہ نے گردن لادی۔
سیرت المعطفہ جلد ۱ ص ۱۱۱ مولوی محمد اعلیٰ صاحب

نفرین عارث
نفرین عارث سرداران قریش میں سے تھا۔
تجارت کے لئے ملک فارس جانا اور وہاں سے
مختلف کہانیوں کی کتابیں خرید کر لانا اور قریش کو سنانا اور یہ کہتا کہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم کو غلام اور غلام کے واقعات سناتے ہیں اور میں تم کو
رستم اور اسفندیار کی کہانیاں سناتا ہوں لوگوں کو یہ افسانے دلچسپ معلوم
ہوتے تھے۔ لوگ ان کہانیوں کو سنتے اور قرآن حکیم پر توجہ نہیں دیتے۔ نعر
ایک گھانے والی لونڈی بھی خرید کر لایا تھا۔ یہ لونڈی کفار قریش کو گلے سناتی۔
انفرین نفرین عارث کی یہ تمام عمرکات کا مقصود یہ تھا کہ لوگ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دل نواز الفاظ اور قرآن مجید کے اثر انداز الحکم سے
دور رہیں یہ ملعون جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوا
آپ نے اسکی گردن مار دی۔ (ابن اثیر جلد ۱ ص ۱۱۱)

عبد اللہ بن قیس
یہ کفار قریش کا مشہور پہلوان تھا۔ یہ مردود
جنگ بدر میں حضرت رفیع الثان رسول اللہ
جان علیہ افضل الصلوٰۃ الرحمن حملہ کیا اور اس کے حملے سے رخسار مبارک میں خود کی
دور بخیر میں چھ لگیں۔

بہرانی میں حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن قیس نے
جب آپ پر حملہ کیا تو کہنے لگا خذھا وانما ابن قیس۔ تو اس حملہ کو ادھر

ابن قیسہ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اقبالك الله الله تعالیٰ تجھ کو
ذلیل اور غوار ہلاک و مبرا دکرے۔ چند روز نہ گزے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس پر ایک پہاڑی بکرا مسلط کیا جس نے اپنے سینگوں سے اس ملعون کو
ہلاک کر ڈالا۔ سیرت المعطفہ جلد اول ص ۱۱۱ بحوالہ فتح الباری جلد ۱ ص ۱۱۱

عقہ بن ابی وقاص
یہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
کا بھائی تھا۔ رحمت دالین صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایک مرتبہ ایک پتھر پھینکا تھا۔ جس سے آپ کا نیچے کا دندان مبارک شہید
اور نیچے کا لب شریف زخمی ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، میں جس قدر اپنے بھائی عقبہ کے قتل کا رنج اور خواہش مند رہا اتنا کسی
کے قتل کا کبھی رنج اور خواہش مند نہیں ہوا۔

(سیرت المعطفہ جلد ۱ ص ۱۱۱ بحوالہ فتح الباری جلد ۱ ص ۱۱۱)

ابی علفک
ابی علفک مذہباً یہودی تھا ایک سو بیس سال کی عمر کو پہنچ
چکا تھا اور یہ مردود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
اقدم کے خلاف ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ کی کشتی پر برا بھلا کہتا تھا
جب اس کی شہادت اور دیدہ دینی حد سے گزر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کون ہے جو میرے لئے اس خبیث کلام تمام کرے۔

حضرت سالم بن عیسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے پہلے ہی سے مقتانی
ہوئی ہے کہ ابی علفک کو قتل کر دوں گا یا خود آپ پر مہربانیوں گا۔

جب اس کے قتل کا حکم دربار طانی سے ملا تو آپ نے تمنا کی کہ فوراً دروازہ
بھونکے۔ گرجی کی رات تھی ابی علفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ پہنچتے ہی تلوار اسکی
جگر پر رکھ کر اس زود سے دبا کے کہ جسم سے پار ہو کر قبر تک پہنچ گئی ابی علفک ایک

جین مارا اس کا آواز سے لوگ نیند سے بیدار ہو کر دوڑے مگر اس شخص رسول
کا کام تمام ہو چکا تھا۔

رہسیرت المصطفیٰ ص ۶۲۵ جلد ۱ بحوالہ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ص ۱۱۱ جلد ۱

ایک جھوٹے کا انجام کسی کام کرنے والے کو دانا فرمایا یہ نافرمان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سمجھنا، اور اس نے اگر جھوٹ کہہ دیا کہ میں وہاں سے
ہو آیا ہوں۔ حضور نے بد دعا کی چند دنوں کے بعد وہ مردہ پایا گیا اور اس کا پیٹ
پھا ہوا تھا۔ قبر میں دفن کیا گیا مگر قبر میں ملعون کو قبول نہیں کرتی اور اسے
باہر پھینک دیتی (البیاض باللہ)

شواہد النبوة ص ۲۰ از عبد الرحمن حامی علیہ الرحمہ، خصائص کبریٰ دوم ص ۱۸۴

ایک مفتری کا انجام حضرت عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص عین آیا اور وہ ایک عورت پر عاشق

ہو گیا اس نے (اور لوگوں سے کہنے لگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
کہ میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو اس کی مراد وہ عورت تھی جس سے
یہ عشق ہو رہا تھا۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کیا ہے
اور آپ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد نبی کے لوگوں نے حقیقت دریافت
کرنے کے لئے اپنے قبیلہ کا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ اس کے بعد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمائے اور حکم
دیا کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ (جس نے مجھ پر اقرار کیا ہے) اگر وہ تمہیں زندہ
ملے تو اسے قتل کر دینا اور اگر تم اسے مردہ پاؤ تو اسے آگ میں جلا دینا چنانچہ جب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قبل یہ شخص (ایک چشمہ سے پانی پھر رہا تھا تو ایک
سانپ نے اسے کاٹ لیا اور یہ ملعون زہر کے اثر سے ہلاک ہوا۔

رخصائص کبریٰ ص ۱۸۴ مطبوعہ کراچی

یہ بتی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کے بے ہوشی کا عذاب

دن خطبہ دیا اس وقت ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل جس طرح طے پر
کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔
اچانک یہ بے ہوش ہو گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر اس کے گم پہنچا دئے۔ اور وہ
دو مہینے تک بے ہوش رہا پھر جب ہوش میں آیا تو وہ ایسا بن گیا جیسا آپ کی
نقل کرتے وقت (اپنی شکل و صورت بنایا تھا)۔

(رخصائص کبریٰ ص ۱۸۵)

ایک منافق کا انجام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ابو طلحہ بشیر بن ابیرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور صحابہ کرام کو برا بھلا کہتا تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اشعار
میں اس کی بکو اس کو جواب دئے۔ یہ طائف چلا گیا اور وہ ایک ایسے گھر میں
پہنچا جہاں کوئی نہ تھا۔ اچانک وہ مکان اس پر گر پڑا اور یہ مرد و ہلاک ہو گیا۔

(رخصائص کبریٰ ص ۱۸۵ مطبوعہ کراچی)

ابن قحون نے طبری سے ذکر کیا کہ نبی کریم
حارث بن ابی حارثہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی حارثہ
کے پاس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے
کا پیغام بھیجا۔ حارثہ نے کہا کہ اس کی بیٹی میں عیب ہے حالانکہ اس میں وہ

عجب سورج رو رہا تھا۔ جب وہ واپس اپنے گھر پہنچا تو اس نے بیٹی کو برہنہ کی بیادری میں مبتلا پایا۔ (خصائص کبریٰ ص ۱۶۶)

ایک مشرک کا انجام بیہقہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کو ایک مشرک مردار کے پاس بھیجا کہ وہ اسکو اسلام کی دعوت دیں۔ جب اس پر اسلام پیش کیا گیا تو اس نے تمسخر سے کہا کہ وہ معبود جسکی تم دعوت دیتے ہو وہ سوئے کلبے یا چاندی کا یا تانبے کا تیسہ سن کر وہ قاصد صحابی واپس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بجلی گرائی اور یہ جل گیا۔ ابھی وہ قاصد صحابی راستہ ہی میں تھے اور انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہ تھا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس مشرک کو ہلاک کر دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ "ویرسل الصواعق" (خصائص کبریٰ ص ۱۶۷ جلد ۲)

ایک شہور واقعہ ۵۵ھ ہجری میں دو اشخاص (جو یسائی تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو قبر شریف سے نکالنے کیلئے مدینہ طیبہ کے ایک ویران گھر میں سے سرنگ نکالنے لگے۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اس حرکت کو اطلاع بذریعہ خواب سلطان نور الدین محمود شہید نور اللہ مرقدہ کو دی۔ اور انہوں نے اس سازش کو ناکام کیا۔ اور ان دونوں ناپاکوں کو حجرہ شریف کی جانی کے نیچے لاکر گردن مار دی اور حجرہ شریف کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا۔ پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھر دیا۔ دیر واقعہ مختصر لکھا گیا ہے (جذب القلوب ص ۱۲۹ مطبوعہ کراچی میں ملاحظہ فرمائیے)

مخالفین حدیث کا انجام

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورہ نور پارہ ۱۱ آیت ۱۲)

ترجمہ: پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف درزی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کرہیں کوئی مصیبت یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں جو اس نافرمانی کے (تفسیری ترجمہ)

فرمان نبوی کی خلاف ورزی پر سزا حضرت علامہ عفا عن علیہ الرحمۃ تیسیم الریاض قمر حنفی اور علامہ سید احمد موطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختار میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ ابن الحاج صاحب محل علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث کی مخالفت میں اپنے ناخن ترشوائے لودا انہیں برہنہ ہو گئی۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے نہیں سنا تھا کہ میں نے بدو چار شنبہ کے دن ناخن ترشوائے سے منع کیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گمان میں یہ حدیث ثابت نہیں تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا "اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث میرے نام سے تھا اسے تک پہنچی۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے بدن پر پھر سے فوراً ابن الحاج علیہ الرحمۃ اچھے ہو گئے اور انہوں نے اس وقت توبہ کی اب بھی حدیث کی مخالفت نہیں کر دینا گنا۔

(مقدمہ نثر حقہ القاری ص ۱۵۷ جلد ۱ از مفتی اعظم ہند محمد شریف الحق امجدی مدظلہ) اسی روایت کو شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ ربانی جامعہ نظامیہ اپنی کتاب اعلام الرفاع میں بھی درج کئے ہیں۔ درود و سلام میں اختصار کی سزا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ نہیں

جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے۔
 حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس کے حالات لکھتے ہیں کہ
 وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی کے ساتھ صلوٰۃ والسلام نہیں لکھتا تھا اس کے
 ہاتھ میں سرمن آکر ہو گیا یعنی ہاتھ سترنا شروع ہو گیا۔
 اور ایک شخص اسم گرامی کے ساتھ کلمہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کے بجائے صرف
 "صلی اللہ علیہ" لکھتا "وسلم" نہیں لکھتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خواب
 میں جھڑکا گیا "آپ نے فرمایا تو چالیس نیکیوں سے کس نے اپنے آپ کو محروم رکھا ہے
 یعنی "وسلم" میں چار حرف ہیں اور اس کی چالیس نیکیاں۔

(جذب القلوب اردو ص ۲۷۶ مطبوعہ کراچی)

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ حافظ ابن صلاح، شیخ عبدالحق
 محدث دہلوی، امام ابن سنت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی۔ درود میں اختصار کرنے والوں
 کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لکھتے اور بولتے وقت ہمیشہ حضور خیر الامام علیہ افضل
 الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ کلمہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا اور بولا جائے
 گا ہر لوگوں کے فعل سے بچنا چاہیے جو کہ لکھتے وقت ۴۔۵ اور بولتے وقت "صلی اللہ
 علیہ وسلم" کے بجائے "وسلم" بولتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا بخل ہے۔

گدھے کی صورت : امام اصفہانی لکھتے ہیں ایک محدث نے حضور کی اس حدیث
 پر شک کیا جو امام سے پہلے نمازیں پڑھائے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا رگوں کو گھسیٹے اور پورے
 ٹھنکے کا وجہ سے ان کا نہ گدھے کا ہو گیا۔ (خواہ النبوۃ ص ۱۴۳)

چلتے پھرنے سے محرومی : ایک شخص حضور کی حدیث کا مذاق اڑایا جس میں ذکر تھا کہ
 فرشتے طالب علم کی راہ میں پر بچھاتے ہیں۔ یہ طعنات اپنے پیر زمین پر مار کر کہنے لگا جس
 انکے پروں کو توڑا ہوں، چاکلہ زمین پر گرانا ہمیشہ کیلئے چلتے پھرنے کی قوت سے محروم ہو گیا (میں)
 الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاپنی کے زیر اہتمام مصطفیٰ لاہجری

جہاں پر ہر شعبہ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرت، طیب، فتنہ، رد مظالم، باطل، تاریخی و اصلاحی ناول، انسائیکلو پیڈیا، اسلامیات، فتویٰ، جہات، سوانحی، لٹریچر، حکایات اور رسومات کے علاوہ اختیارات اور رسائل و جرائد خواہم انسانی کے مطالعہ کے لئے یا معاوضہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ درس قرآن و حدیث، تلاوت نعت ثنائی اور علماء کرام کی تقریریں مشتمل کیٹس بھی موجود ہیں۔

غلامتادینی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہالی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، جیم پکوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفیٰ لاہجری کی دو شاخیں، ایک نڈ محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی پنوک بدین روڈ دیوان کی ضلع ضلع (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔

مصطفیٰ لاہجری ایک کنال رقبے پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہات درس قرآن و حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اہم ولی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لے کر ایک عظیم کتاب صلہ علیہ وسلم تسلیمات اور انداز میں بچپ کریم و تعلیم و تعلیم سے اور اس لاکھریزی تربیت بھی مدد شائع کیا جاتا ہے۔

اوقات لاہجری: صبح 9 تا 11 بجے
مصراتہ عشر

لاہجری میں روزانہ سب سے پہلے
اختیارات اور رسائل و جرائد
کی صورت میں چھوٹے ہیں

مصطفیٰ لاہجری: 161- فاروق کالونی، والٹن روڈ لاہور گیسٹ

فون نمبر: 5820659-5524921، 0300-4273421